REGD No P.67

۱۹ اخاء ۱۳۴۶ ہش | ۱۴ رجب ۱۳۸۷ھ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۱ اکتوبر کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر کو نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ارشاد فرمودہ مورخہ ۲۵ ستمبر بالاستیعاب پڑھ کر سنایا۔

۲۔ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ (باقی صفحہ ...)

کالیکٹ (کیرلہ) میں سہ روزہ کامیاب جلسے

پیشگوئیوں کی روشنی میں موجودہ عالمی واقعات پر لطف بیان

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد)

نظارت بیت المال کی ہدایت کے مطابق خاکسار مالی دورہ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۷ء کو کالیکٹ پہنچا۔ وہاں کی جماعت نے مورخہ ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ ستمبر کو بمقام کُٹّی چیرہ (Kuttichira) جلسوں کا انتظام کیا تھا۔ یہ مقام مختلف الخیال مسلمانوں کا مرکز ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے گاہے بگاہے تبلیغی جلسوں کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ مذکورہ جلسہ کے متعلق بھی وسیع پیمانہ پر اشتہار چھپوا کر شہر میں تقسیم کئے گئے تھے۔

جلسے کے اوقات رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہی مقرر کئے گئے تھے۔ کیونکہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت رات کے دس بجے تک ہی ملی تھی۔ پہلے اور دوسرے روز خاکسار اور محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی ایک ایک گھنٹہ علی الترتیب اسلام کی نشأۃ ثانیہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اور یاجوج ماجوج اور دجال کی حقیقت پر تقریر ہوئی۔ اور تیسرے روز مکرم مولوی صاحب موصوف نے دو گھنٹے تک زیر عنوان "موجودہ عالمی واقعات پیشگوئیوں کی روشنی میں" تقریر فرمائی۔

خاکسار نے دونوں روز اپنی تقریر میں قرآن کریم اور اسلام کے فضائل بیان کرتے ہوئے اس وقت مسلمانوں کے انحطاط کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کیوں آج مسلمان مذہبی، سیاسی، اقتصادی، تمدنی، اخلاقی اور بین الاقوامی میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور بتایا کہ آج تمام کے مسلمان زیر نگران ہیں مومنوں ایا نہیں رہا۔ اس سبب سے تبلیغی، متعدد ربیوہ کے ہاتھوں نقصان اٹھایا۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد، آپ کا پیغام، آپ کے کارنامے تفصیل سے بیان کئے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں لائے جا رہے روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ اور خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر یورپ و دورہ اس کے شاندار اور عظیم الشان نتائج اور مغربی ممالک کے اخبارات کے تاثرات وغیرہ بیان کئے۔ بالآخر قرآن کریم، احادیث کی پیشگوئیوں اور واقعات کے ذریعہ ثابت کیا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی تقریر بھی جو علمی اور واقعاتی ہے نہایت ہی توجہ انہماک اور دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے تینوں روز چار گھنٹے تک یاجوج ماجوج، دجالی، یہود کا فلسطین پر قبضہ اور اس سلسلہ میں بعض پیشگوئیاں نہایت دلنشین انداز میں بیان کیں۔ مختلف احادیث اور واقعات کی روشنی میں آپ نے ثابت کیا کہ خروج دجال کا قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے بعد ہونے والا تھا۔ آپ نے دجال کے لفظی معنی اس کی تشریح، علامات اس کے کام احادیث کے حوالوں کے ذریعہ بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ یہ تمام علامات پورے طور پر مغربی اقوام پر چسپاں ہوتی ہیں۔ آپ نے خاص طور پر ان احادیث کو بیان فرمایا کہ دجال عیسائی اقوام میں سے خروج کرے گا۔

فاضل مقرر نے یاجوج ماجوج کو امریکہ اور روس پر چسپاں کرتے ہوئے ان کی علامات اور کام۔ قرآن کریم اور مختلف مستند احادیث کی روشنی میں بیان کئے۔

فاضل مقرر نے مختلف پیشگوئیوں کی روشنی میں فلسطین پر یہودیوں کے عارضی قبضہ کا ذکر کیا۔ اس ضمن میں آپ نے بائیبل کے حوالجات بھی بیان فرمائے۔ اسی طرح مختلف پیشگوئیوں کے ذریعہ آپ نے ثابت فرمایا کہ بالآخر مسلمان فلسطین پر قابض ہوں گے۔

محترم مولوی صاحب کی یہ علمی تقریر تینوں روز خاص دلچسپی سے سنی گئی۔ اور غیروں نے بھی اسے بہت پسند کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

—— (آمین) ——

(قادیان میں)

جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا۔ اس مبارک اور مقدس جلسہ میں شمولیت کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے نیا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء

مذہب ہی انسان کیلئے صحیح ضابطۂ اخلاق پیش کرتا ہے!!

انسان اور اخلاق فاضلہ

گذشتہ اشاعت میں واضح کیا جا چکا ہے کہ انسان کے اعمال کو صحیح راہ پر لانے اور اُسی کو گناہوں سے آزاد کرانے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو تا انسانیت کے جوہر کھلیں اور انسان کا شرف اور بزرگی ظاہر ہو۔ آج کی صحبت میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ انسانیت کسے کہتے ہیں اور صحیح معنوں میں "انسان" کہلانے کا کون مستحق ہے؟

سو واضح ہو کہ تمام حیوانات بشمول انسان کے فطرتی طور پر اپنے اندر مختلف قسم کے جذبات رکھتے ہیں بمقابلہ دیگر حیوانات انسان کو جو شرف اور بزرگی حاصل ہے وہ صرف اور صرف اس وجہ سے کہ انسان اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور اچھے اور بُرے محل کو دیکھ کر اپنے جذبات کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ اسی کو با اخلاق انسان گردانا جاتا ہے اور با اخلاق انسان ہی انسانیت کا اصل نمونہ ہے۔ اور اخلاق حسنہ ہی انسان کا زیور ہیں۔ لیکن اس امر کا فیصلہ کرنا کہ انسان کا فلاں فعل موقعہ اور محل کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کا معیار کیا ہے؟ ہم کس فعل کو موقعہ اور محل کے مطابق قرار دیں کہ اس کا کرنے والا با اخلاق قرار پائے۔ اور محل اور موقعہ کو مد نظر رکھنے والا اخلاق فاضلہ سے عاری گردانا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس کا فیصلہ ہر شخص کی اپنی رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ ہر شخص اپنا اپنا اندازِ فکر رکھتا ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جو انسان کے سامنے اخلاق کا صحیح ضابطہ رکھتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ انسان اچھے اور بُرے محل کی پہچان کر سکتا ہے۔ پس مذہب اُس ضابطۂ حیات کا نام ہے جو انسان کے خالق مالک کی طرف سے اس کی طبیعت کے تقاضے اور تمام حالات کے عین مطابق ہوتا ہے۔ صحیح مذہب انسان کی فطرت کی صحیح ترجمانی کرتا ہے اور اسی کے مطابق احکام دیتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم نے فرمایا:۔

فطرت اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللّٰہ ذالک الدین القیم (الروم ع۴ آیت ۳۱ پ ۲۱)

اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کرو وہ فطرت جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی قائم رہنے والا دین ہے۔

وہ لوگ جو مذہب کا انکار کرتے ہیں درحقیقت وہ نوع انسان کو اُس زیور سے محروم کر دینا چاہتے ہیں جس کے سبب اُسے دیگر حیوانات پر امتیاز اور فوقیت حاصل ہے۔ چنانچہ مذہب کے انکار اور اُس سے بے اعتنائی ہی کا نتیجہ ہے جو کہ آج مغربی سوسائٹی سے اخلاقی قدریں ختم ہو رہی ہیں۔ اور یہ سب نام نہاد اخلاق کے ایسے ایسے مظاہرے کرنے میں باک نہیں پاتے جن کو دیکھ کر با اخلاق معاشرہ تہذیب مارے ندامت کے سر پکڑ بیٹھتا ہے — اخلاقی نقطۂ نگاہ سے لامذہبیت انسان کو اوپر اٹھانے کی بجائے حیوانیت کے تاریک گڑھے میں گرا دینا چاہتی ہے لامذہبوں کی سوسائٹی میں جو کچھ اخلاقی قدریں نظر آتی ہیں اس کا سبب بھی مذہب اور انسان کی صحیح فطرت کی آواز ہے۔ کیونکہ مذہب کی تاثیرات بڑی ہی گہری اور دور رس ہیں۔ گو کہ لامذہب لوگ بھی غیر شعوری طور پر مذہب کے اثرات سے محفوظ نہیں — اپنی بات پر اصرار کرنے والے لوگ ذرا تھوڑی دیر کے لئے مثال کے طور پر اسباب پر غور کریں کہ ایک آدمی جس قسم کے جذباتِ محبت کا اظہار اپنی بیوی سے کرتا ہے وہ کسی صورت میں بھی اپنی ماں یا بہن کے ساتھ کرنے کے لئے تیار نہیں!! تا ہے جب کوئی ضابطہ حیات ہی نہیں تو بیوی اور ماں میں یہ امتیاز کیسا؟ اسی طرح خون پسینہ ایک کر کے کمائی ہوئی دولت کو اگر چور اڑا لے جاتا ہے تو اُس کے فعل کو کس بنا پر پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے اور اُسے مجرم کیوں گردانا جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح ایک گائے اپنے مالک اور غیر کے چارے میں امتیاز اور فرق کئے بغیر منہ مار لیتی ہے اور اُسے کوئی بھی مجرم قرار نہیں دیتا اسی طرح چور اور ڈاکو کی حرکات کو بھی قابلِ تعزیر قرار نہ دیا جائے!!

اس پر کہا جاتا ہے کہ گو سوسائٹی کی پابندیاں ہیں ان کو توڑنے والا مجرم سمجھا جاتا ہے اور گائے میں چونکہ عقل و شعور نہیں اس لئے اس کے فعل کو جرم قرار نہیں دیا جا سکتا — ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عقل و شعور کے مالک... انسان کے لئے بہرحال کچھ پابندیاں لگتی ہیں۔ اب اس کو سوسائٹی کے قوانین کہئے یا اس کی سماجی ہونے کی صورت کہ مذہب کے نام سے پکارتے ہیں۔ سوسائٹی کے چند اشخاص اپنے مفاد اور تجربہ کی بنا پر بعض قوانین وضع کر لیتے جن کی حتمی صحت کی کوئی گارنٹی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر مواقع پر سوسائٹی کے قوانین بڑی بڑی خرابیوں کا باعث بنے ہیں مگر مذہب اس شاہراہ کی طرح ہے جس پر چلنے والا ہر قسم کے خطرات سے محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ کیونکہ مذہب اُس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو انسان کی نس نس سے علیم ہے اور اس کے احساسات و جذبات سے پورے طور پر واقف ہے۔ پس اخلاقِ حسنہ کی تجدید مذہب ہی سے ہوتی ہے۔ مذہب ہی بتاتا ہے کہ انسان کے لئے ضابطۂ اخلاق کیا ہے اور اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ کیونکہ مذہب کے بغیر طبعی جذبات کے اظہار کو ... کوئی صورت نہیں۔ اس کو واضح کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا ہے:

الٓر۔ کتٰبٌ انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید (ابراہیم ع آیت ۲)

اسی طرح فرمایا:۔

ولقد ارسلنا موسٰی بآیٰتنا ان اخرج قومک من الظلمٰت الی النور و ذکرھم بایام اللّٰہ۔ (ابراہیم ع آیت ۳)

یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے کہ تو انسانوں کو اندھیروں سے نور کی طرف کھینچ نکالے اور یہ تیرا کام ان کے حقیقی مالک اور مربی کے فرمان کے ذریعہ سے ہو تا کہ وہ اس راستے کی طرف آسکیں جو غالب اور لائق ستائش خدا کا ہے۔

ہم نے موسیٰ کو اپنے نشان دے کر اس مقصد کے لئے بھیجا تھا کہ اے موسیٰ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف رہنمائی کر اور خدا کے انعام سے لوگوں کو انہیں یاد دہانی کرا۔ غرض خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنے مذاہب قائم کئے گئے ان کا یہی مقصد تھا کہ انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں اور لوگوں کو اس امر کی طرف متوجہ کریں کہ وہ اپنی قابلیتوں اور لیاقتوں سے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور اس شخص کی طرح ہو جائیں جو شمع لے کر آپ ہی راستہ نہیں دیکھتا بلکہ جب اسے کوئی راستہ ملتا ہے تو وہ لوگوں کو بھی ساتھ لگا لیتا ہے۔ اور جب اس کو روشنی سے حصہ دیتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو لوگوں کی بھلائی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ... کو خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے عزیز نومولود کو صالح اور خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

بچے کی والدہ تا حال لال ہسپتال میں زیر علاج ہے زچہ بچہ کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منظور احمد گھنوکے

نوٹ:- مکرم مولوی صاحب نے اس خوشی میں اپنی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے بدر کا پرچہ جاری کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

خطبہ جمعہ

یورپ کے نو مسلم احمدی اپنے ایمان، اخلاص اور قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہے ہیں

ان کے دلوں سے خدا اور اس کے رسول کی محبت پھوٹ پھوٹ کر بہتی ہوئی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی

غلبۂ اسلام کی بشارت ایک عظیم ذمہ داری ہم پر عائد کرتی ہے جس کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا از بس ضروری ہے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۶۷ء

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ خطبہ جمعہ میں

میں نے بتایا تھا کہ ایک خواب کی بنا پر میں چند رؤیا احباب کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ آج بھی میں اپنے اس خطبہ کو چند خوابوں اور رؤیا سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں مبشر خوابیں میرے سفر یورپ کے دوران اور واپسی کے بعد بھی دوستوں نے مجھے لکھی ہیں۔ مردوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں اور ہماری احمدی بہنوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں بڑوں نے بھی دیکھی ہیں اور بچوں نے بھی دیکھی ہیں کہا گیا تھا کہ اس زمانہ میں بچے بھی نبوت کریں گے یعنی خبریں اللہ تعالیٰ سے حاصل کریں گے جو سچی ہوں گی۔ اور جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اور طاقت کا اظہار ہوگا۔

آج کے لئے میں نے

تین خوابوں کا انتخاب

کیا ہے۔ اور یہ تینوں خوابیں عورتوں کی ہیں۔ ایک خواب میری بزرگ کی ہے ایک میری بیوی کی ایک میری بچی کی ہے۔ اصل غرض اس سفر کی کوپن ہاگن کی مسجد کا افتتاح تھا۔ اور اس افتتاح سے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کہ ان اقوام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کو کھول کر اور وضاحت سے رکھ دیا جائے کہ اسلام کے غلبہ کے سامان آسمانوں پر مقدر ہو چکے ہیں اور زمین پر ظاہر ہونے والے ہیں اگر ان اقوام نے اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو نہ سمجھا تو پھر ایک ایسی ہلاکت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے کہ جو انسانی تاریخ میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ لیکن چونکہ

وجہ اس سفر کی

کوپن ہاگن کی مسجد کا افتتاح

بن گیا تھا اور اس مسجد کو احمدی مستورات کی مالی قربانیوں نے بنایا تھا اس لئے آج کے لئے میں نے مستورات کی خوابوں میں سے تین کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مکرمہ مخدومہ محترمہ آپا مریم صدیقہ صاحبہ آج کل یہاں نہیں ہیں۔ انہوں نے ایک بڑی مبشر خواب دیکھی تھی لیکن زبانی مجھے سنائی تھی ہو سکتا ہے کہ بعض حصے چھوڑ جاؤں اس لئے میں نے ان کی اس خواب کا آج کے خطبہ کے لئے انتخاب نہیں کیا لیکن قبل اس کے کہ میں یہ تین رؤیا آپ دوستوں کو سناؤں میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ سفر پر روانگی سے چند روز قبل ایک دن صبح کے وقت جب میں اٹھا تو

میری زبان پر یہ مصرعہ جاری ہوا

تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و لقا

یہ مصرعہ بطور طرح مصرع کے میں نے محترمہ مخدومہ پھوپھی جان صاحبہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو دیا تھا اور انہوں نے ایک آدھ شعر بھی کہا ہے نظم تو مکمل نہیں کر سکیں (یہ نظم اب الفضل کے ایک شمارہ میں شائع ہو چکی ہے) لیکن بعض اور احمدی شاعروں نے اس مصرع کو سامنے رکھ کر بعض نظمیں بھی لکھی ہیں بعض چھپ گئی ہیں۔ بعض شائد آئندہ الفضل میں چھپ جائیں۔ اس میں بھی دراصل اجازت دی گئی تھی اس سفر پر روانہ ہونے کی۔ اور اس ضرورت کا احساس پیدا کیا گیا تھا۔ کہ اقوام یورپ روحانی طور پر پیاسی ہیں اور انہیں قرآن کریم کے چشمہ سے سیراب

ہونے کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس کے بغیر یہ وہ اقوام اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کر سکتی ہیں۔ اور نہ اس دنیا میں باقی رہ سکتی ہیں اور جو غرض اس سفر سے تھی اس کی تفصیل کی طرف اشارہ اس چھوٹے سے مصرع میں کیا گیا تھا۔

سفر پر روانہ ہونے سے قبل

ہماری بڑی پھوپھی جان

نے لاہور میں یہ خواب دیکھی جو انہی دنوں انہوں نے اپنے خط میں لکھ کر بھجوائی تھی میں وہ آج سنانا چاہتا ہوں۔

حضرت پھوپھی جان صاحبہ نے عزیزم مکرم مرزا مظفر احمد صاحب کے متعلق بھی ایک منذر سی خواب دیکھی تھی اور ان کے لئے مجھے بھی لکھا تھا دعا کے لئے۔ اور خود بہت دعا کر رہی تھیں۔ آپ لکھتی ہیں کہ آج صبح نماز کے بعد جس میں خصوصی دعا زیادہ تر ہمیشہ کی طرح آپ کے لئے اور سفر کے لئے تھی۔ اور مظفر احمد سلمہ کا بھی جو کسی کی بھی بوائس کے رفع ہونے کے لئے ہی زیادہ (زکی) سو گئی تو آنکھ کھلنے کے قریب عربی میں آواز کسی کی آرہی ہے جیسے کوئی خوش الحان قرآن شریف پڑھتا ہے مگر اثر یہ ہے کہ جیسے کسی کو مخاطب کرکے کوئی بات کرتا ہے بہت صاف آواز ہے۔

صرف زبان عربی میں کلمات ادا ہو رہے ہیں یعنی کسی سورت قرآن مجید کا خیال نہیں تھا مجھے۔ وہ الفاظ جو یاد رہ گئے تھے وہ یہ تھے اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اَلَّذِیْنَ سے پہلے کیا تھا یہ مجھے یاد نہیں اس کے بعد کے الفاظ کا بھی بہت مبارک اور مبشر ہونے کا اثر تھا مگر یاد نہیں رہا صرف رہی جو میں اپنی زبان سے ساتھ ساتھ کہہ رہی تھی یاد ہے تب بھی الفاظ میری زبان پر جاری

تھے کہ آنکھ کھل گئی مگر ساتھ ہی اور کلمات بھی گویا کہے جا رہے تھے جاگتے جاگتے ان کا پختہ احساس تھا مگر یاد صرف مجھے اتنا رہ گیا دل پر اچھا خوشکن اثر تھا۔ "تو اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ" الٰہی سلسلہ جنہیں مخاطب کرتا ہے اور اسلام نے ساری دنیا کو اور تمام اقوام کو مخاطب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف بلا رہا ہوتا ہے بسبب انذار کی پیشگوئیاں انسانوں کو جھنجھوڑتی ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ بھی بڑی مبشر خواب ہے

سفر کے دوران انگلستان میں

منصورہ بیگم نے دو دفعہ خواب میں الفاظ سنے جو انہوں نے لکھ کر دیئے۔ میں پڑھ دیتا ہوں وہ لکھتی ہیں کہ انگلستان جاتے ہوئے راستہ میں سکاچ کارنر ہوٹل میں ٹھہرے ہیں کہ جیسے کسی بات کا جواب دے رہا ہو۔ جواب جو دے رہا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں "اسلام کا ہی جھنڈا ابلند رہے گا" خواب پوری یاد نہیں صرف ذہن میں یہ ہے کہ روک اور انگلستان کی کسی مخالفانہ کوشش یا بات کا جواب ہے اور یہ الفاظ تمام رات سوتے جاگتے کیفیت میں زبان پر دہراتی رہی۔

کوپن ہیگن میں سوتے میں ایک آواز سنائی دی "اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اترنے لگے ہیں"۔ آنکھ کھلی تو یہی الفاظ زبان پر جاری تھے۔ رات کے بقایا حصہ میں صبح تک یہی الفاظ بار بار سنائی دیتے رہے اور ساتھ آنکھ کھلتی رہی اور اسی طرح زبان تکرار کے ساتھ یہی الفاظ دہراتی رہی بغیر ارادہ کے۔

تیسری رؤیا

میں اپنی بچی امۃ الشکور کی سُنانا چاہتا ہوں یہ بڑی دعا گو بچی ہے اور بڑی صابرہ و شاکرہ بچی ہے جس کا پہلا بچہ ولادت کے وقت فوت ہو گیا اور اسی وقت آدھے گھنٹے کے بعد جب ڈاکٹر نے فارغ کیا میں اسے ملنے گیا تو مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ وہ مجھے ملی۔ بچی نے نو مہینے کی تکلیف اٹھائی ہو لیکن پیدائش کے وقت بچہ فوت ہو جائے کچھ گھبراہٹ ہوتی تھی چہرہ پر؟؟ لیکن اس قدر خوش ہم نے اس کا چہرہ دیکھا کہ میں خود حیران ہو گیا اور میرے دل نے اس وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کو اجر بھی دے گا۔

اتنا صبر کا اس نے مظاہرہ کیا ہے۔ چند سال اپنے وقت پر جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو وہ بھی لڑکا تھا۔ (اور پہلے جو بچہ پیدا ہوا وہ بھی لڑکا تھا) اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند ہے

تو اس صابرہ ذہنیت کی بچی ہے یہ!

جب میں ابھی سفر پر روانہ نہیں ہوا تھا تو اس نے ایک خواب دیکھی جو بظاہر بڑی منذر تھی اور اس کا دل دہلا دینے والی تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے اس کے چار پانچ اجزاء تھے جن میں ہر جزو کی تعبیر نہایت ہی مبشر تھی۔ میں نے اس کو تسلی کا خط لکھا کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ بڑی مبشر خواب ہے یہ تو۔

دوسری خواب اس نے ہمارے یہاں سے روانہ ہونے کے بعد دیکھی۔ وہ لکھتی ہے آپ کے یورپ تشریف لے جانے کے چند دن بعد خواب میں آپ کی

یورپ کی روانگی کا نظارہ

دیکھا کہ ایک بہت بڑا گھر ہے اور وہاں یہ سب خاندان اور دوسرے احباب بھی آئے ہوئے ہیں۔ میں دوسری منزل کی کھڑکی سے کھڑی نیچے جھانک رہی ہوں جہاں کار تیار کھڑی ہے اور ابا حضور (یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ سب پچھلی کار کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے اور ابا حضور نے تیز نیلے رنگ کی اچکنیں اور سفید پگڑیاں پہنی ہوئی ہیں۔ (ہمارے بچے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابا حضور کہتے ہیں) ابا حضور کا جسم دبلا پتلا اور چہرہ بھی ویسا ہے جیسا کہ جوانی کی تصاویر میں دکھائی دیتا ہے اور آپ کا قد ابا حضور سے کافی لمبا ہے (اتنا کہ ابا حضور آپ کے شانوں تک آ رہے ہیں۔ اور میں سوچ رہی ہوں کہ آپ تو ابا حضور کے برابر ہوا کرتے تھے اب اتنے کس طرح ہو گئے؟) ابا حضور آپ کو کچھ ہدایات دے رہے ہیں اور آپ کے پاس کھڑے لوگوں سے آپ کی تعریف کر رہے ہیں اور وہ جملے جو آنکھ کھلنے تک یاد تھے اب یاد نہیں رہے پھر دور سے کوئی آواز دیتا ہے (شاید کوئی ڈرائیور ہے) کہ گاڑی کا وقت ہو گیا ہے میں سوچتی ہوں کہ آپ نے تو کار ہی پر جانا ہی نہ تھا۔ کاروں سے کراچی جانا تھا وہ آواز سن کر آپ چلنے کی تیاری کرتے ہیں تو ابا حضور آپ کا ہاتھ پکڑ کر بڑی تیزی اور بے تابی کے ساتھ جھٹکے سے آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گلے تو مل لو۔ اور آپ فوراً اس طرح ابا حضور کے سینے کے ساتھ لگ جاتے ہیں جیسے کہ وہ مقناطیس ہوں۔ اور ابا حضور بے تابی اور پیار کے ساتھ آپ کا چہرہ، پیشانی اور گردن چوم رہے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو ہیں شاید بہہ بھی رہے ہیں یہ اچھی طرح یاد نہیں۔ امی سیدہ کے ایک طرف ہو کر امی کالا برقع پہن کر کھڑی ہیں۔ میں انہیں آواز دے کر کہتی ہوں۔ امی مجھے مل لیں۔ امی اس کھڑکی کے نیچے آتی ہیں جہاں میں کھڑی ہوں اور امی کا قد بھی اتنا لمبا ہے کہ دوسری منزل کی کھڑکی تک پہنچ رہا ہے۔ وہیں سے وہ مجھے گلے لگ کر پیار کرتی ہیں۔ پھر سب کاروں میں بیٹھ کر چل پڑتے ہیں۔ اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔

یہ تینوں خوابیں (ایک تو قریباً کشفی نظارہ ہے) بہت ہی مبارک ہیں اور ان کے مطابق ہی ہم نے اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کو پایا۔

اس دورہ میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمارے تینوں جرمن مشنز کے پاکستانی احمدی اور جرمن احمدی مرد اور عورتیں مجھ سے ملے یہ سوئٹزرلینڈ میں ہمارا تبلیغی مرکز ہے۔ وہاں بھی اچھی خاصی جماعت ہے۔ [illegible] کی ہمبرگ کا بھی یہی حال ہے۔ کوپن ہیگن میں سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کے لوگ جمع ہوئے ہوئے تھے اور ہمارے مبلغ بھی تھے۔ تیس اور چالیس کے درمیان تو کھانے پر ہی ہوتے۔

پھر انگلستان میں۔

دوستوں سے ملنے کا موقع ملا

جہاں اردو بولنے والی ہندوستان اور پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے۔ کئی ہزار احمدی اس وقت انگلستان میں موجود ہیں۔ وہاں کے مقامی احمدی مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ہمارے زیادہ احمدی اس وقت انگلستان میں موجود ہیں۔ وہاں کے مقامی احمدی مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ہمارے زیادہ احمدی پاکستانی ہیں۔ اور میں نے ان کو توجہ بھی دلائی ہے کہ آپ کوشش کریں کہ درجنوں کی بجائے ہزاروں لاکھوں مقامی باشندے مسلمان ہو جائیں۔ وہاں کی تبلیغی حالت جماعت کی بہت کچھ یہاں کی جماعتوں کی تبلیغی حالت سے ملتی جلتی ہے۔ وہاں بھی بعض انگریز نو احمدی ایثار اور اخلاص کا ایک عجیب نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ یورپ میں بسنے والے نو احمدی مسلمان پیش کر رہے ہیں۔ جب میں انگلستان میں پڑھا کرتا تھا اس وقت انگلستان میں چند ایک احمدی پائے جاتے تھے ان میں سے بعض فوت ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے تھے جن کی عقل کو اسلام نے اپیل کی یعنی اسلام کے دلائل اور براہین کے وہ قائل ہوئے اور اپنے مذہب یا لامذہبیت کو انہوں نے چھوڑا اور اسلام کو انہوں نے قبول کیا لیکن اس عقلی ایمان کے علاوہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت (بشاشت ایمانی جسے کہا جاتا ہے) وہ نہیں پائی جاتی تھی۔ عقلاً وہ تسلیم کرتے تھے کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے کیونکہ اس کے دلائل اس قدر مضبوط ہیں کہ اس کے دلائل کا مقابلہ کوئی دوسرا مذہب نہیں کر سکتا۔ لیکن حسن اور احسان کے جلوے جو ایک سچے مسلمان کو اسلام میں نظر آتے ہیں وہ ان پر ابھی مشاہدہ نہیں ہوئے تھے۔ اس دفعہ جو میں گیا ہوں تو میں نے وہاں کی جماعتوں میں یہ حالت نہیں پائی۔

ہر جگہ ہم نے یہ محسوس کیا

کہ اسلام کے دلائل نے ان کی عقلوں کو گھائل کیا۔ اسلام کے حسن نے ان کی بصیرت اور بصارت کو خیرہ کیا اور ان کے دلوں میں اس قدر محبت ایسی پیدا کر دی ہے کہ اس سے زیادہ محبت کا تصور بھی نہیں آ سکتا۔ اور یہ احساس ان کے دلوں میں پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات دنیا کے لئے ایک محسن اعظم کی حیثیت رکھتی ہے اسلام کے حسن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسان کے وہ شکار ہیں اور اس کے نتیجہ میں آج وہ قربانی دینے والے ہیں کہ (میں بعض مثالیں بیان کروں گا) اس کی وجہ سے تم میں سے بعض کو شرم آ جائے۔ اتنی دور بیٹھے ہوئے کہ مرکز میں آنا جانا ان کے لئے قریباً ناممکن ہے کبھی ساری عمر میں ایک دفعہ آ جائیں مرکز میں تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے فرشتوں کو نازل کر کے ان کے دلوں میں اس قدر اور کچھ اسی قسم کی تبدیلی پیدا کر دی ہے کہ یہ لوگ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلنے والے ہمیں نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ان کے دلوں میں محبت کا بڑا مقام ہے اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ آپ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت میں مبعوث ہوئے اس لئے ان کے دل میں محبت کا شدید جذبہ پایا جاتا ہے۔ میں ایک رات کھانے اور نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد ہمبرگ کی مسجد میں بیٹھ گیا۔ دو چار وہاں ہمارے پاکستانی احمدی تھے اور میرا خیال ہے کہ سات آٹھ وہاں کے جرمن احمدی مرد بیٹھے ہوئے تھے (جرمن احمدی بہنیں بھی تھیں لیکن وہ ہماری مستورات کے پاس بیٹھی تھیں) گویا مسجد میں قریباً دس بارہ پاکستانی اور زیادہ تر جرمن احمدی بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک آیت ۱۸۶۸ء میں الہام کی تھی

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ"

اور اسی وقت آپ نے ایک انگوٹھی بنائی تھی جس پر پتھر کا نگینہ ہے اور جس پر یہی الہام کندہ ہے (اپنا ہاتھ اونچا کر کے حضور نے فرمایا کہ یہ وہ انگوٹھی ہے) یہ بڑی برکت والی چیز ہے الہام بھی بڑا برکت والا ہے۔ ہمارے پاکستانی احمدی تو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھیاں کثرت سے پہنتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اس کی برکتوں کا میں ان کے سامنے بھی ذکر کروں تاکہ ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو۔ اس انگوٹھی کا نگینہ کچھ ہلتا ہے اس لئے میں اس کے اوپر کپڑا لپیٹے رکھتا ہوں تاکہ اس کی حفاظت رہے۔ میں نے تیلی منگوائی۔ اس کپڑے کو اتارا اور میں نے ان کو بتایا کہ اس پتھر پر یہ الہام کندہ ہے۔ پھر تذکرہ منگوایا اور اس میں سے وہ الہام ان کو دکھایا کہ اس سنہ میں یہ الہام ہوا تھا۔ اس سال یہ انگوٹھی بنائی گئی تھی جو برکت والی ہے ہم اس سے برکتیں حاصل کرتے ہیں تم بھی اس سے برکتیں حاصل کرو۔ اور میں نے انگوٹھی اتاری۔ ان کو کہا کہ ہر ایک اس کو بوسہ دے۔ پھر انہوں نے جو پیار کیا وہ تو میرے کہنے سے کیا۔ جو کپڑا کئی ماہ اس انگوٹھی پر رہا تھا اور جو اس کی برکت سے بابرکت بن چکا تھا۔ کپڑے کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا میں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ میرے سامنے پاکستانی احمدی بھی بیٹھے ہوئے تھے اور جرمن احمدی بھی بیٹھے ہوئے تھے میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کوئی جرمن اس کپڑے کو بطور تبرک کے مجھ سے مانگے مجھے خطرہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی پاکستانی پہل کر جائے اور یہ لوگ اس سے محروم رہ جائیں میرے دل میں یہ خواہش تو تھی

قوموں سے تم نکلے ہو۔ اگر ان کے کردار اور گندگی کو نسبت پر نگاہ کریں۔ تو وہ اس قابل ہیں کہ ہلاک کر دیئے جائیں۔ لیکن جس قوم سے تمہارے جیسے خدا کے پیارے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس قوم سے جہاں بارہ نہیں بارہ لاکھ بھی نکل سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید بندھتی ہے کہ شاید تمہاری قومیں بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے قہر سے اور قہر کی بجائے رحمت اور پیار کے جلوے جو ہیں۔ وہ ان کو ملاحظہ کریں۔

دیکھ رہی ہوں ایک ذرہ ناچیز

مجھ سے اگر کوئی احمدی پیار کرتا ہے

تو صرف اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا پیار ہے اس کے دل میں آنحضرت صلعم کا پیار ہے۔ اس کے دل میں مسیح موعودؑ کا پیار ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس شخص کو مقام پر فائز کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔ اس لئے اور صرف اس لئے وہ مجھ سے پیار کرتا ہے ورنہ مجھ میں ذاتی کوئی خوبی نہیں اور اسی قسم کا پیار میں نے وہاں دیکھا کہ دل چاہتا تھا کہ جسم کا ذرہ ذرہ اپنے رب پر قربان ہو جائے اور ان بھائیوں پر بھی جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح سراپا محبت بنا دیا۔ کوپن ہیگن کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہمارا ایک غیور اور محبت کرنے والا بھائی عبد السلام میڈسن میری حفاظت اور میرے آرام کا بھی خیال رکھتا رہا۔ پھر افتتاح کے موقعہ پر کم و بیش تین منٹ اس نے بولنا تھا۔ ایک ایک لفظ اس کے گلے میں اٹکتا۔ اس قسم کا وہ جذباتی ہو گیا تھا۔ حالانکہ سکنڈے نیویا کے لوگ اپنے جذبات کا لوگوں کے سامنے اظہار اتنا برا سمجھتے ہیں کہ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایک دفعہ ہمارا ایک آنریری مبلغ وہاں آیا ہوا تھا۔ اس کو اطلاع ملی کہ اس کا باپ فوت ہو گیا ہے لیکن امام کمال کو پتہ بھی نہیں لگا۔ نہ اس کی زبان نے ظاہر کیا۔ نہ اس کے چہرے نے ظاہر کیا نہ اس کی طرف سے یہ ظاہر ہوا کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچی ہے اس قدر ضبط ہے ان کو اپنے نفسوں پر۔ اس کے باوجود پانچ چھ دن جو ہم ٹھہرے معلوم نہیں کتنی دفعہ آبدیدہ ہوئے۔ بلکہ باتیں ہو گئے۔ وہ دوست

ایک ہمارے بہت ہی مخلص آنریری مبلغ ناروے کے ہیں

ان کا نام ہے نور احمد۔ اس نے اپنی بیوی کو تبلیغ کر کے احمدی کیا۔ وہ اس کا نام رکھوانا چاہتے تھے کیونکہ اسے احمدیت قبول کئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اکیلا ملنا چاہتے ہیں۔ میاں بیوی اور ان کی ایک چھوٹی بچی ہے دو اڑھائی سال کی بڑی پیاری سب ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو وقت دیدیا بالاتفاق ان کی بیوی تو بیمار ہو گئی تو وہ خود اکیلے آ گئے۔ میرے سامنے جب آ کر بیٹھے تو میں نے دیکھا کہ وہ کانپ رہے ہیں اور خاموش ہیں بات کرتے ہیں تو ایک فقرہ بھی ان کے منہ سے پورا نہیں نکل سکتا۔ اس قدر جذباتی ہو گئے تھے۔ میں نے اُن سے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں۔ پانچ سات منٹ تک میں باتیں کرتا رہا۔ ان کے حالات وغیرہ کے متعلق جب باتوں سے میں نے اندازہ لگایا کہ اب یہ شخص اپنے نفس پر قابو پا چکا ہے اور جذبات بے قابو نہیں ہیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کام ہے تو کہنے لگے کہ میں نے اپنی بیوی کا نام رکھوانا ہے اور بچی کا۔ بیوی کا نام میں نے محمودہ رکھا اور بچی کا نام رکھا نصرت جہاں کیونکہ نصرت جہاں سکیم میں مسجد بھی ملی۔ اور ایک بچی بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی بچی کا نام نصرت جہاں سن کر تو اس کی باچھیں کھل گئیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کی اپنی خواہش یہ تھی کہ یہی نام رکھا جائے۔ لیکن اس نے اپنی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا۔

خیر نام رکھا گیا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کا جسم پھر کانپنا شروع ہو گیا۔ اور اس کے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے۔ اور بڑی مشکل سے اس نے یہ فقرہ ادا کیا کہ "دل میں جو جذبات ہیں وہ زبان پر نہیں آ سکتے" یہ کہہ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ میں نے اسے گلے سے لگا لیا اس نے السلام علیکم کہا اور چلا گیا۔

آنکھیں اس کی آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

بات ہی نہیں کر سکتا تھا اس قسم کا جذباتی ہو رہا تھا وہ اندر تھا وہ اس قوم میں سے کہ اگر اس کا باپ بھی مر جاتا تو وہ نہ بتاتا کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔ اور نہ چہرے پر غم کے آثار ظاہر ہوتے لیکن اب ان کے دل اللہ تعالیٰ نے بدل دیئے ہیں۔ اب وہ ایسی قوم بن گئے ہیں کہ اخلاص اور تقویٰ اور اس فضل کی وجہ سے اور اس رحمت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ اُن پر نازل کر رہا ہے اس پیار کی وجہ سے جس کے وہ نمونے دیکھتے ہیں یہاں کے مخلص بزرگوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ اب ان کی حیثیت ایک شاگرد کی نہیں رہی وہ شاگرد کی حیثیت سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور جس طرح یہاں کے مخلصین دنیا کے استاد ہیں۔ اور استاد ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی دنیا کے استاد ثابت ہو رہے ہیں اور اگر ہم نے سستی سے کام لیا اور وہ قربانیاں دیں جو ہمیں دینی چاہئیں ایسے احمدی کی حیثیت سے جن کا مرکز سے بہت تعلق ہے۔ اور جو پاکستان میں رہنے والے ہیں۔ نیز اگر ہم نے اپنی نسلوں کی اچھی تربیت نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ تحریک غلبۂ اسلام کا مرکز ایسی قوم میں منتقل کر دے گا جو اس کی راہ میں سب سے زیادہ قربانی دینے والی ہوگی۔ بیشک ہمیں ایک بشارت دی گئی ہے مگر یہ بشارت ہم پر

ایک عظیم ذمہ داری

بھی عائد کرتی ہے جس کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے اس لئے اس عظیم ذمہ داری کے پیش نظر ہمیں ہر وقت ڈرتے ڈرتے زندگی کے دن گذارنے چاہئیں۔ کہ ہماری غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں کہیں اللہ تعالیٰ سلسلہ کے مرکز کو ہم سے چھین کر یا ہماری نسلوں سے چھین کر کسی اور کے سپرد نہ کر دے جو جواسکے کہ وہ ہماری یا ہماری نسلوں کی نسبت زیادہ قربانیاں دینے والے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت کرنے والے کی راہ میں فدائیت اور ایثار کے بہتر نمونے دکھانے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے بہتر سے بہتر خدمت دین اسلام کی لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں کوئی خامی اور نقص اور کمزوری پیدا نہ ہونے دے ہمیں دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اس کی توفیق سے ہم ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر نبھاتے رہیں۔

اس وقت انسانیت جس دور میں سے گذر رہی ہے وہ انسانیت کے لئے بڑا ہی نازک دور ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب میں موجودہ انسان کے حالات پر غور کرتا ہوں تو میرا چین چھن جاتا ہے اور مجھے بڑی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کیونکہ اس دور میں اگر انسان پر باقی سب انسانوں کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کی ذمہ داری پڑتی ہے۔ تو وہ ہم ہیں اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہ کریں تو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہونگے اور دوسری طرف ہم ذمہ دار بن جائیں گے۔ ان قوموں کی ہلاکت کے کیونکہ جہان سے تعلق رکھنے والی ہماری ذمہ داریاں تھیں وہ ہم نے پوری نہیں کیں۔ حقیقت یہ ہے اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اس حقیقت کو دہراتا چلا جاؤں گا۔ جب تک کہ میں اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لوں یا اس دنیا سے گذر نہ جاؤں کہ ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی پڑے گی اور پیدا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو آج ہمارے پاس ہیں لیکن

وہ زمانہ آنے والا ہے

کہ جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہوگی۔ جب دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی دنیا جماعت احمدیہ سے یہ کہے گی کہ ہم سیکھنے کیلئے تیار ہیں تم ہمیں آکر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہوگا آپ کے پاس۔ اگر آپ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟ میں نے غور بھی کیا۔ میں نے دعائیں بھی کیں اس کے متعلق اور اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے میرے دل میں ڈالا ہے کہ اگلے بیس تیس سال دنیا پہ۔ انسانیت پر اور جماعت پہ بڑے نازک ہیں۔ ایک نہایت ہی خطرناک عالمگیر تباہی کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً دی ہے جس کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ تباہی دنیا پر آگئی تو دنیا میں علاقے کے بعد علاقہ ایسا ہوگا کہ جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ پہلی دو عالمگیر جنگوں میں مثلاً یہ ایسا ہونا ممکن تھا۔ کچھ آدمی مارے گئے کچھ پرندے بھی مارے گئے ہوں گے۔ کچھ چرند بھی مارے گئے ہوں گے۔ کچھ کیڑے مکوڑے بھی مارے گئے ہوں گے۔ لیکن کوئی ایک علاقہ ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ جہاں سے زندگی ختم ہو گئی ہو (سوائے دو استثناء کے جو جاپان پر وہ ایٹم بم گرائے گئے ہیں)

لیکن

لیکن تیسری عالمگیر تباہی کے متعلق پیشگوئی

واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہے کہ ایسے علاقے ہوں گے کہ جن میں زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی پیشگوئی ہے کہ اس عظیم ہلاکت کے بعد (اگر اس ہلاکت سے قبل یہ اقوام اسلام کی طرف اور اپنے پیدا کرنے والے اللہ کی طرف نہ آ گئیں) اسلام بڑی کثرت سے دنیا میں پھیل جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ روس میں اس قدر احمدی ہیں۔ جس قدر کہ ریت کے ذرے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ریت کے ذروں کی طرح میں نے وہاں احمدیوں کو دیکھا ہے۔

میں نے اپنے سفر میں یورپ والوں کو کہا کہ جہاں تک روس کا تعلق ہے پیشگوئی بڑی واضح ہے لیکن یورپ کی طاقت کے تباہ ہونے اور ان اقوام کے کثرت سے بچ جانے کے متعلق کوئی واضح الہام میرے علم میں نہیں ہے اور اس لئے اعتبار کے متعلق زیادہ فکر ہے اس لئے ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے بچاؤ کی فکر کرو۔ تمہیں سوائے اللہ کے آج اور کوئی بچا نہیں سکتا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تاکہ تمہیں بچایا جائے

اگر آج وہ میری نصیحت کو مانیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں تو کل وہ ہم سے مطالبہ کریں گے کہ ہمیں دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ مبلغ اور استاد چاہئیں جو ہمیں دین اسلام سکھلائیں تو کیا انہیں کیا

جواب دوں گا۔ کیا میں یہ کہوں گا کہ میں نے انہیں اس ابدی صداقت کی طرف بلایا تو تھا لیکن تمہارے دلوں میں صداقت کو قائم کرنے کے لئے میرے پاس کوئی انسان نہیں ہے۔ اس لئے میں پریشان رہتا ہوں اور اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی مرد اور احمدی عورت

دنیا کا رہبر بننے کی اہلیت

پیدا کرے تا کہ جب انسان ہمیں یہ کہہ کر پکارے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی طرف بلایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو پکار کے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے ہم اس جھنڈے تلے جمع تو ہو رہے ہیں لیکن اس جھنڈے کا سایہ جو اسلام سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہی ہمیں حاصل ہو سکتا تھا (جو جھنڈا رحمت کا سایہ) وہ ہم پر نہیں پڑا۔ معلم اور استاد بھیجو تا وہ ہمیں دین اسلام سکھلائیں اور تا وہ ان باتوں کو واضح کریں۔ وہ تعلیم وہ ہدایتیں ہمیں دیں جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے جواب میں آپ یا کوئی اور جو میرے بعد آنے والا ہے وہ یہ کہے کہ میرے پاس تو آدمی نہیں ہیں تمہاری مدد کیسے کروں؟ کیا خلیفہ وقت کا یہ جواب آپ کی طرف سے دیا جا سکے۔ ہمارے خدا کو پیارا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پس

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

اپنے بچوں کے ذہنوں میں، ان کے دلوں میں یہ چیز گاڑ دو کہ ہر چیز کو قربان کر کے بھی دین اسلام سیکھنے انوار قرآن حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔ لہو و لعب سے دنیا کمانے سے آپ کو روکتا نہیں روکتا ہوں۔ دنیا کمائیں دین کی مضبوطی کے لئے۔ دین کی کمیش کے لئے نہیں۔ اور دنیا کمانے سے پہلے ہی اتنا دین سیکھ لیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کان میں پہنچے کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اور دین اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور ان اقوام کو جو اسلام کی طرف جھک رہی ہیں اور رجوع کر رہی ہیں۔ ان کو

اسلام کی تعلیم

سکھانے کے لئے آدمی چاہئیں۔ تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو کہ انہیں اسلام سکھا سکے اور اس بات کا عزم اور [illegible] اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا۔ اور اسلام کے سکھانے کے لئے جہاں ضرورت ہو گی چلا جائے گا۔ تو یہ تڑپ ہے جو میرے دل میں ہے۔ یہ پریشانی ہے جو لاحق ہے جو بعض دفعہ میری نیند کو بھی حرام کر دیتی ہے۔ میں ہمیشہ دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی اور ساری دنیا کے لئے بھی اور میں اپنے رب سے کہتا ہوں کہ اے میرے پیارے رب! تو نے آج تک ہمیشہ پیار کی نگاہ مجھ پر رکھی ہے۔ آئندہ بھی ہمیشہ پیار ہی کی نگاہ رکھنا اور مجھے یہ توفیق دینا کہ جماعت کی رہبری اور قیادت کے سلسلے میں جو ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی ہے وہ میں اچھی طرح نبھا سکوں۔ تاکہ یہ تیری پیاری جماعت اور میری پیاری جماعت تیرے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی لڑکی عزیزہ رشیدہ خاتون سلمہا ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مثلاً بے ہوش ہو جانا وغیرہ بیمار ہے بیماری کا حملہ جلد جلد ہوتا ہے۔ علاج بہت کئے گئے لیکن اب تک کامل شفا یابی نہیں ہوئی۔

۲۔ برادر عزیز میاں سید احتشام الدین احمد کی اہلیہ کے پیٹ میں ٹیومر (Tumour) کا خطرناک عارضہ تھا۔ لے (؟) ٹاٹا ہسپتال میں کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ مگر ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ زخم میں کینسر (Cancer) کی شکایت معلوم ہوتی ہے جو انشاء اللہ طاقت آ جانے کے بعد اپریشن ہو سکتا ہے۔ کامل شفا یابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

۳۔ خود خاکسار دیرینہ خادم سلسلہ بھی بوجہ تقاضہ عمر اور دیگر وجوہات پریشان حال۔ بجائے اس کے دور ہونے اور سلسلہ کی مقبول خدمت کی درگاہ الٰہی سے توفیق پانے کے لئے دعا سے نوازا جائے۔

عاجز سید صمصام الدین عفا اللہ عنہ از کمیدر گڑھ (اڑیسہ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

پبلک جلسے۔ تربیتی اجلاس مختلف تقاریب میں شرکت ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اسلام کے متعلق پروگرام

مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کا کام کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ نو مسلم احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے باقاعدگی سے اجلاس منعقد کئے جاتے رہے جن میں جماعت کے ممبران کے علاوہ دیگر اصحاب کو بھی تقاریر کی دعوت دی جاتی رہی۔ ملک کے مختلف شہروں کی تنظیموں کی خواہش پر متعدد مقامات پر تقاریر ہوئیں۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سوسائٹیاں وفود کی صورت میں مسجد آ کر اسلام اور احمدیت سے متعارف ہوئیں۔ بہت سی انجمنوں کے جلسوں اور سوشل مواقع پر شامل ہو کر تعلقات بڑھانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں بذریعہ گفتگو ترسیل لٹریچر تبلیغی سفروں و پریس کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچانے کے مواقع پیدا ہوتے رہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں نے بھی ہمارے پروگرام براڈکاسٹ کرنے میں دلچسپی لی۔ جملہ کارروائی اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

تعلیمی و تربیتی اجلاس

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی باقاعدگی کے ساتھ ہر ہفتہ تعلیمی و تربیتی مقاصد کے پیش نظر اجلاس علمی گفتگو اور اجتماعات ہوتے رہے اس سال خاص طور پر احمدیت کے مخصوص مسائل پر توجہ دی گئی۔ ان مجالس میں بفضلہ تعالیٰ درس قرآن کریم و احادیث شریف دیا جاتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام و حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے جاتے رہے یہ پروگرام مکرم امام صاحب کی زیر ہدایت خاکسار کی نگرانی میں انجام پاتا رہا۔

پبلک جلسے

جیسا کہ شروع میں عرض کیا جا چکا ہے عوام سے قریبی تعلق و رابطہ کیلئے مشن ہاؤس میں غیر مسلم علماء کی تقاریر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے جو بفضلہ تعالیٰ اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ پروگرام مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ کی نگرانی میں منعقد ہوتا ہے اور ہر سال "موسم سرما کا پروگرام" کے عنوان سے سرانجام پاتا ہے۔ ان جلسوں میں ممبران جماعت کے علاوہ ان غیر مسلم احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں مشن سے تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر بار ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی مشن ہاؤس آ جاتی ہے جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں ان مواقع پر ان کی خدمت میں ہماری طرف سے مفت لٹریچر پیش کیا جاتا ہے اور اس طرح ان لوگوں تک پیغام حق پہنچتا ہے جو عام رنگ میں مسجد آنے سے ہچکچاتے ہیں اور یہی تعلق بعد میں انہیں حلقہ بگوش اسلام کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

غیر مسلم مقررین کی تقاریر پر سوال و جواب کا بھی ہر ایک کو کھلا موقع ہوتا ہے لہٰذا موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر ہماری طرف سے سوالات کئے جاتے ہیں جن کا جواب مقررین اپنی اپنی دانست کے مطابق دینے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ جوابات عموماً ہر لحاظ سے غیر معقول اور ناتسلی بخش ہوتے ہیں اس طرح یہ حق و باطل میں امتیاز ہو جاتا ہے اور اسلام کا بول بالا ہوتا ہے اس پروگرام کے تحت امسال مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) ہمارے احمدی بھائی مسٹر ظفر اللہ کیل (Mr. M. Z. Kiel) نے مشن ہاؤس میں "جنوب مشرقی یورپ میں اسلام کے نشانات" کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز اپنی تقریر کے دوران قدیم اسلامی یادگاروں اور مساجد کی رنگین سلائڈز بھی دکھائیں جو ان علاقوں میں اب تک مسلمانوں کی آمد کا پتہ دیتی ہیں۔ یہ تقریر بفضلہ تعالیٰ خاص کامیاب رہی اور دلچسپی سے سنی گئی۔

(۲) ایک بین الاقوامی تنظیم جو ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے نام سے مشہور ہے کی ہالینڈ کی شاخ نے مشن ہاؤس کے ہال میں اپنا جلسہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ نہ صرف انہیں جلسہ کرنے کی سہولت بہم پہنچائی گئی بلکہ اس جلسہ کی مزید کامیابی کیلئے اپنی طرف سے بہت سے لوگوں کو مدعو کیا گیا اس طرح یہ جلسہ بھی کامیاب رہا۔ اور جلسہ کے بعد اس تنظیم کے بہت سے لوگوں نے مسجد کو دیکھا اور لٹریچر حاصل کیا اس طرح ان لوگوں کو بھی مسجد آنے کا موقع ملا جو شاید دیگر کسی صورت میں بھی مسجد نہ آ سکتے۔ فالحمد للہ۔

(۳) ہمارے قریبی دوست ڈاکٹر K. [illegible] Dr. [illegible]

FREITAG جو صوفی منش ہیں اور اسلامی تصوف سے خاص مطالعہ رکھتے ہیں اس پروگرام میں حصہ لے کر دلچسپی میں اضافہ کیا آپ نے ایک مسلمان ایرانی صوفی بزرگ کی ایک کتاب پر تبصرہ کیا اور لوگوں کو بتایا کہ تصوف جو روحانیت میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے کس طرح تمثیلات۔ ارشادات و کنایات کے ذریعہ انسان کو راہ راست کی طرف بڑھاتا ہے اور کلام الہٰی کی باریکیوں کو سمجھنے میں ممد و معاون ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ان تمثیلات کو ظاہری طور پر محمول کر لیتے ہیں بُری طرح ٹھوکر کھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور خوب دلچسپی پیدا ہوئی۔

مشن ہاؤس سے باہر تقاریر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال باقاعدہ مختلف شہروں اور مقامات پر اسلام و احمدیت پر تقاریر کا موقع ملتا ہے مختلف تنظیمیں اور سوسائیٹیاں لیکچروں کیلئے مدعو کرتی ہیں۔ چنانچہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم برادرم حافظ صاحب تقاریر کیلئے تشریف لے گئے۔ بعض مواقع پر خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ یہ تقاریر بہت دلچسپ ہوتی ہیں جبکہ لیکچر کے بعد طرح طرح کے سوالات و اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں اور پھر جب ہماری طرف سے ان کا تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے، تو لوگوں کی ایک عجیب حالت ہوتی ہے جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ سوال و جواب کے بعد اسلام پر لٹریچر پیش کیا جاتا ہے جسے لوگ حیرانی اور دلچسپی سے لیتے ہیں ، جذبات ہوتے حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

ان تقاریر سے الحمد للہ تعالیٰ ہالینڈ میں اسلام کو فاتح ہو کر آہستہ آہستہ ایک حصار کھڑا ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ اسلام کی سربلندی کا زمانہ قریب سے قریب تر ہو جائے۔ آمین۔

امسال للہ تعالیٰ ہمیں ملک کے دور دراز کے حصوں تک پہنچنے کا موقع ملا اور بہت سی تنظیموں اور انجمنوں میں اسلام پر لیکچر ہوئے۔

آمدہ وفود

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سی تنظیموں نے اپنے ممبران کو مسجد لا کر اسلام اور احمدیت سے متعارف کرایا اور لٹریچر اور معلومات حاصل کیں۔ چنانچہ امسال بفضل ایزدی اکیس وفود مسجد آئے جو مختلف سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی طرف سے تھے اساتذہ ٹریننگ کالج اور ٹریفٹ یونیورسٹی کے طلبہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ہیگ اکاڈیمی اور پبلک یونیورسٹی ہیگ کے وفود بھی مشن ہاؤس آئے جہاں ان سے محترم امام صاحب نے اسلام پر خطاب کیا اور ان کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے معلومات بہم پہنچائیں۔ بعض اوقات تو سوالات و جوابات کے وقفہ میں کچھ مباحثہ کا رنگ پیدا ہو جاتا رہا۔ ان جلسوں میں خاکسار کو بھی حصہ لینے کا موقع ملتا رہا۔

یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سکولوں کی طرف سے جو وفود آتے رہے ان کے ساتھ سکول کی طرف سے

پادری صاحبان کو بھی ساتھ بھجوایا جاتا رہا اس طرح متعدد پادری صاحبان سے بھی گفتگو کا موقعہ پیدا ہوتا رہا۔

دیگر جلسوں اور سوشل مواقع پر شرکت

یہاں کی متعدد انجمنیں جن کے ساتھ ہمارے تعلقات ہیں اپنے جلسوں میں شرکت کی دعوت دیتی ہیں چنانچہ تعلقات بڑھانے کی غرض سے ان کے جلسوں میں شرکت کی جاتی ہے اس طرح بعض ایسے نئے لوگوں سے واقفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مواقع پر شرکت کی گئی۔

۱۔ EVENS VRAGEN تنظیم ایک مذہبی عیسائی تنظیم ہے جو مذہبی۔ اخلاقی اور سائینسی موضوعات پر تقاریر کا انتظام کرتی ہے ان کے متعدد جلسوں میں خاکسار کو شرکت کا موقع ملا۔ جہاں دقیقہ سوالات بھی کئے گئے۔

۲۔ ورلڈ کانگریس آف فیتھس ایمسٹرڈم کے جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ مکرم امام صاحب اس مجلس کی مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر بھی ہیں۔

۳۔ M-56 ایک کیتھولک تنظیم ہے جو اسی نام سے اپنا ایک اخبار بھی نکالتی ہے اس کی ایک مذاکرہ میں شامل ہوئے۔

۴۔ ڈیبیٹنگ کلب برائے طلبہ بیرونی ممالک کے کئی جلسوں میں شرکت کی گئی۔

علاوہ ازیں لائبیریا۔ ترکی۔ ایران۔ پاکستان مصر۔ انڈونیشیا اور تیونس کے سفارتخانوں کی طرف سے متعدد مواقع پر ہمیں مدعو کیا گیا جہاں پر متعدد سفراء اور دیگر اہم شخصیتوں سے ملنے کا موقع ملا۔ ایک ایسے ہی موقع پر مکرم امام صاحب ہالینڈ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے بھی ملے۔ یہاں کے وزیر خارجہ ایک موقع پر مسجد بھی آ چکے ہیں علاوہ ازیں ایک تنظیم نے ایسٹر کے موقع پر ایمسٹرڈم میں مراکشی ہوسٹل کے افتتاح کے موقع پر ہمیں مدعو کیا گیا۔

جمعۃ المبارک

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی نماز جمعہ کا التزام رہا۔ ہیگ شہر کے علاوہ لوگ مضافات سے بھی آ کر جمعہ میں شامل ہوتے رہے بلکہ کئی لوگ ایمسٹرڈم۔ روٹرڈم۔ اوٹریخٹ اور دیگر دور دور کے مقامات سے بھی آ کر نماز ادا کرتے رہے۔ خطبات میں تربیتی امور پر قرآن کریم و حدیث کی روشنی میں خیالات پیدا کئے جاتے رہے۔

رمضان المبارک

ماہ رمضان میں اوقات سحری و افطاری کا ٹائم ٹیبل تیار کر کے مسلمان احباب کو بھجوایا گیا نیز ہر روز باقاعدگی سے قرآن کریم کے ایک پارہ

کا درس دیا جاتا رہا آخر میں ممبران نے مل کر اجتماعی طور پر دعا کے ساتھ قرآن کریم ختم کیا۔

عیدین

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر و عید الاضحی کی نمازوں میں ڈیڑھ سے دو ہزار تک لوگوں نے شرکت کی زیادہ تر ہمارے ترک مسلمان بھائی شامل ہوئے ان کے علاوہ دیگر متعدد مختلف ممالک اور نسلوں کے لوگوں نے شرکت کی۔ دونوں عیدوں پر ٹرکی کھانے کا بھی انتظام کیا گیا جس میں ڈیڑھ صد اصحاب نے شرکت کی۔

پریس میں ذکر

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اشتہارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی خاصا چرچا رہا۔ ملک کے جملہ اہم اخبارات میں ہمارے چھوٹے بڑے پروگراموں کی خبریں شائع ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں ملک کے بعض اہم ماہنامہ مجلات اور روزناموں سمیت سات اخبارات نے مشن ہاؤس آ کر مکرم امام صاحب کا انٹرویو لیا۔ جو تصاویر کے ساتھ شائع کیا گیا۔ نیز ریڈیو اور T-V والوں نے بھی ایک ایک انٹرویو لیکر براڈ کاسٹ کیا ٹیلی ویژن پر مسجد کے مناظر دیکھ کر ملک کے مختلف حصوں سے خطوط موصول ہوئے اور اچھے رنگ میں اس کا Reaction ہوا۔

آمدہ زائرین

ہیگ اور گردونواح کے متعدد مقامات سے ڈچ لوگوں نے آ کر مسجد کو دیکھا اور لٹریچر حاصل کیا۔ متعدد طلبہ نے آ کر اسلام پر مقالات لکھنے کیلئے معلومات حاصل کیں چنانچہ انہیں تمام ضروری مواد مہیا کیا گیا ایک کیتھولک پادری صاحب اور ایک پراٹسٹنٹ پریسٹ بھی مسجد آئے ان سے گفتگو ہوئی اور لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح عیسائی فرقہ یہوواٹنس کا ایک منادی بھی مسجد آیا اس کے ساتھ بھی بحث ہوئی اور اُسے بھی مطالعہ کیلئے کتب دی گئیں۔ علاوہ ازیں اسلامی اور غیر اسلامی متعدد ممالک کے لوگ بھی آتے رہے۔

وقار عمل۔ ممبران جماعت اور دوست احباب نے مل کر چار عدد بڑے بڑے وقار عمل کئے۔ ان مواقع پر مسجد کی عمارت کے اندر اور باہر روغن کیا گیا۔ باغ میں صفائی کرنے کے علاوہ پھولوں کے پودے لگائے گئے۔ چونکہ وقار عمل میں خاصہ وقت صرف ہوتا رہا اسلئے جملہ احباب کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی مشن ہاؤس میں ہی کیا جاتا رہا اس کام میں برادرم عبد العزیز جمن بخش صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

تبلیغی سفر۔ امسال ہالینڈ اور بلجیم میں تبلیغی اغراض سے تیرہ بار سفر اختیار کیا۔ چنانچہ محترم امام صاحب کو ہالینڈ کے مشرقی اور جنوبی حصہ میں متعدد مقامات پر جانے کا موقع ملا۔ جہاں آپ نے تین عدد ترک مزدوروں کے کیمپوں کو بھی دیکھا اور لوگوں کو جماعت اور مشن ہاؤس سے متعارف کرایا بلجیم میں آپ کو Brussel کا دورہ کرنے کا موقع ملا جہاں آپ نے مسلم طلبہ کے قائم کردہ ایک

اسلامی مرکز کو دیکھا اور ان سے مل کر تعلقات پیدا کئے نیز بعض ممبران اور دوستوں سے ملاقات کی چنانچہ اب ہماری طرف سے ان کو ماہنامہ الاسلام باقاعدگی سے جاتا ہے۔

لٹریچر۔ امسال ہمارے ایک ڈچ نو مسلم نے کافی محنت سے ساری دنیا میں مسلم آبادی کے بارہ میں ضروری اعداد و شمار اکٹھے کئے۔ چنانچہ کئی اخبارات اور رسالوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور کئی طلبہ نے اسلام پر مضمون لکھتے ہوئے اس سے استفادہ کیا۔

علاوہ ازیں ماہنامہ الاسلام کا ایک نیا ضمیمہ ڈچ چھپوایا گیا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور ایک مضمون کو خاص جگہ دی گئی جو تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مقاصد کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے اور دن بدن اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔

متفرقات۔

ہفتہ وار آنے والے ممبران و دوست احباب کو نماز و عربی کے اسباق دیتے جاتے رہے نیز اسلامی مسائل یاد کرائے جاتے رہے

امسال مسجد میں تیرہ نکاح پڑھائے گئے یہ نکاح ترکوں۔ اہل مراکش۔ سورینام (سابق ڈچ گیانا) اور انڈونیشین مسلمان خاندانوں کے تھے۔ رجسٹر نکاحوں کے موقع پر مقامی ٹاؤن ہال میں مسجد کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی گئی جہاں رجسٹرار صاحب سے مل کر جماعت کا تعارف کرایا گیا اور لٹریچر پیش کیا گیا۔

بلجیم کے سفارتخانہ نے ایک مسجد بنانے کے سلسلہ میں معلومات حاصل کیں چنانچہ انہیں ضروری معلومات مہیا کی گئیں۔

مغربی جرمنی سے سات ترک مسلمانوں پر مشتمل ایک گروپ ماہ رمضان المبارک میں یہیں۔ اور نماز تراویح ادا کی۔ ایک ڈچ غیر مسلم نے ایک قریباً صد سالہ پرانا ڈچ ترجمہ قرآن کریم مشن ہاؤس کو بطور تحفہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں ایک ترکی مسلم بھائی نے مسجد کی محراب کے لئے ایک قالین کا تحفہ دیا۔

ترکی میں زلزلہ کے حادثہ پر ایک خاص اجلاس منعقد کر کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے دعا کی گئی نیز نقدی سے بھی مدد کی گئی۔ اس کی رپورٹ پریس میں بھی آئی۔ ایک خط جناب سفیر صاحب ترکی کی خدمت میں بھی بھجوایا گیا۔ جس میں زلزلہ سے متاثرہ احباب کیلئے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس خط کے جواب میں سفیر صاحب موصوف کی طرف سے شکریہ کا خط موصول ہوا۔

بیعتیں اور قبول اسلام۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکے احسان سے عرصہ بذا میں پانچ ڈچ سعید روحوں کو جماعت کے حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ۔ علاوہ ازیں متعدد ڈچ لڑکیوں نے ترک مسلمانوں کے ساتھ شادی سے قبل مسجد آ کر مکرم امام صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ہالینڈ میں اسلام کی نمایاں تبلیغ و اشاعت کیلئے دعا فرمائیں نیز کہ اللہ ہماری حقیر مساعی میں برکت بخشے آمین۔

شوپیان (کشمیر) میں ایک کامیاب جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد رکن تبلیغی وفد

ہمارے معزز قارئین قبل ازیں "بدر" میں شائع شدہ رپورٹوں میں پڑھ چکے ہیں کہ خاکسار محمد کریم الدین کو تربیتی و تبلیغی کام کے لئے محترم امیر وفد نے موضع رشی نگر (کشمیر) میں متعین کیا تھا۔ ایک مہینہ کے بعد اس ضرورت کا احساس کر کے کہ "شوپیان" میں ہماری تبلیغ کا کام بالکل نہیں ہے اور یہ جگہ بھی ایسی ہے جہاں اہلحدیث علماء اور مودودی نظریہ رکھنے والے حضرات کا زور ہے۔ بلکہ حقیقتاً سارے ضلع اننت ناگ میں اہلحدیث علماء یہیں سے بھیجے جاتے ہیں امیر وفد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے خاکسار کو مورخہ ۷؍ستمبر ۶۶ء سے شوپیان میں مقرر فرمایا۔ چنانچہ خاکسار وہاں پر انفرادی رنگ میں تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا کام حسبِ توفیق بجالاتا رہا۔

ہائر سیکنڈری سکول میں تقریر

مورخہ ۱۴؍ستمبر بروز جمعرات خاکسار محمد الدین نے مکرم محمد عبد اللہ صاحب میر کے تعاون سے شوپیان کے ہائر سیکنڈری سکول کے پرنسپل مکرم محمد شفیع صاحب بخشی سے ملاقات کر کے اسی دن سکول میں لیکچر کے لئے قائم لیا۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک گھنٹہ صبح سکول کی دعا (Prayer) کے وقت دیا۔ خاکسار نے جملہ اساتذہ و طلبہ کے سامنے "اسلام اور کمیونزم" کے عنوان پر سوا گھنٹے تک لیکچر دیا۔ جس میں کارل مارکس کے نظریات مخصوصاً "جدلی مادیت" "طبقاتی کشمکش" "فلسفہ محنت و سرمایہ" اور دیگر نظریات و اصولوں کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کے اقتصادی نظام کو پیش کیا گیا اور ثابت کیا گیا کہ اسلام ہی کا نظام مکمل نظام ہے۔ کیونکہ یہ اس کی طرف سے بنایا گیا ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا اور جس کو پتہ ہے کہ دنیا کو کس کس قسم کی ضروریات پیش آسکتی ہیں۔ ایک گھنٹہ لیکچر کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ جس میں مذہب کی غرض و غایت، جبر اور جہاد میں فرق وغیرہ امور کی تشریح کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا تمام طلباء اور اساتذہ پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

کولگام میں جلسہ ہی کا رُک

تحصیل کولگام میں مورخہ ۷؍ستمبر کو جماعت احمدیہ کا جلسہ ہونا قرار پایا تھا لیکن وہاں کے بعض علماء نے مخالفت شروع کی اور پھر شوپیان ہی کے ایک مولوی غلام محمد احرار نے آکر کولگام کے عوام کو خطبۂ جمعہ بھڑکایا کہ تم لوگ قادیانیوں کا جلسہ نہ ہونے دو۔ چنانچہ عوام میں اشتعال کے خوف سے ڈی سی نے بھی ہمارے جلسہ کی اجازت کو منسوخ کر دیا۔

اس بناء پر بھی اور اس لئے بھی کہ شوپیان میں جماعت احمدیہ کا آج تک جلسہ نہیں ہو سکا تھا محترم امیر وفد نے یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ ہم شوپیان میں ضرور جلسہ کریں گے۔ تاکہ کولگام اور دیگر جگہوں کے عوام کو یہ معلوم ہو سکے کہ یہ ملاں صرف باہر آکر لوگوں میں اشتعال پھیلاتے ہیں اور جب ہم نے اُن کے گھر جا کر جلسہ کیا تو کچھ نہ کر سکے۔

شوپیان میں شاندار جلسہ

شوپیان کے جلسہ کے لئے مورخہ ۲۴؍ستمبر اتوار کا دن مقرر کیا گیا اور اس سلسلہ میں لاؤڈ سپیکر اور جلسہ کی اجازت کے لئے ضابطہ کی کارروائی مکمل کی گئی جس کے لئے مکرم غلام نبی صاحب ناظر اور مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے جو پارٹی پورہ لنگارہ رہنے والے مخلص احمدی احباب ہیں انتھک جدوجہد کی۔

چونکہ خاص شوپیان کے قصبہ میں ہماری جماعت بالکل نہیں ہے۔ البتہ ارد گرد کے بعض دیہات میں معدودے چند گھر پائے جاتے ہیں اس لئے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت احمدیہ پارٹی پورہ، کنی پورہ اور شورت کے احباب نے خاص دلچسپی لی اور اُن سب نے مل کر ایک پوری بس آمد و رفت کے لئے کرایہ پر حاصل کی (یاد رہے کہ ان جماعتوں سے شوپیان کا فاصلہ قریباً بیس میل ہے)

اس بس میں مبلغین کرام بھی موجود تھے راستہ بھر بس میں لاؤڈ سپیکر لگا رہا اور اس کے ذریعہ درود شریف اُونچی آواز سے پڑھا جاتا رہا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ دیکھنے والوں کے لئے یہ بات بڑی ہی پُر اثر اور حیرت انگیز تھی اور عجیب روحانی سرور اس منظر سے حاصل ہو رہا تھا۔ رستہ میں جب بس کسی گاؤں سے گذرتی تو وہاں جلسے کا اعلان کیا جاتا اور احباب کو جلسے میں شرکت کی دعوت دی جاتی۔ شوپیان کی سرحد شروع ہونے پر اجتماعی دعا بڑی رقت کے ساتھ ہوئی۔ یہ دعا محترم امیر وفد صاحب نے کرائی جو اس قافلے کے بھی امیر تھے۔ بعد ازاں درود پڑھتی ہوئی بس شوپیان کے قصبہ میں داخل ہوئی۔ بعدہٗ ایک جلوس کی شکل میں تمام احباب جماعت درود شریف پڑھتے ہوئے جلسہ گاہ کی طرف بڑھے جس کا انتظام وہاں کے ٹاؤن ایریا پارک میں کیا گیا تھا محترم مولوی سمیع اللہ صاحب آسنور سے آچکے تھے۔ رشی نگر اور آسنور کے بھی دوست اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

آغاز جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شوپیان میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۶۶ء بروز اتوار دن کے ٹھیک گیارہ بجے محترم مولانا سمیع اللہ صاحب فاضل دیوبند مبلغ بمبئی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کی پھر صدر جلسہ نے افتتاحی دعا کرائی جس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا پہلا مصرعہ تھا ع

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

افتتاحی تقریر

سب سے پہلے مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک پردہ نشیں سیکرٹری امور عامہ نے کشمیری زبان میں اس جلسہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح بیان کر کے تمام دنیا کو آپ کی عظیم الشان روحانی قوت سے روشناس کرانا ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو دین حق کی اشاعت کر رہی ہے۔ نیز سارے عالم میں کوشاں ہے جس کا تازہ ثبوت ہمارے موجودہ امام کا حالیہ دورۂ یورپ اور مسجد ڈنمارک کا افتتاح ہے۔ مقرر نے عمدہ پیرائے میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور اُن کے افتراق کا ذکر کرتے کے بعد بتایا کہ لیے وقت میں جماعت احمدیہ تمام مذاہب اور فرقوں کو سلامتی اور امن و اتحاد کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل پیروی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی برکات و انوار کا نزول اس پر ہو رہا ہے۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے زمانۂ جاہلیت اور گمراہی کے دور کی وضاحت کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی عبادت و ریاضت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عہدۂ نبوت پر فائز کئے جانے کے واقعات نہایت ہی خوشنما انداز میں بیان فرماتے اور اس تقریر کی دلچسپی دوگنی ہو گئی جبکہ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کو اپنے حج کے واقعات سے مزین کر دیا یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہر شخص مکہ اور مدینہ میں خود یہ حالات مشاہدہ کر رہا ہے۔ اسی طرح فاضل مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعدد اور چیدہ چیدہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے آپ کی وسیع قوتِ قدسیہ کے فیضان کا ذکر کیا کہ آج بھی آپ کی کامل پیروی اور غلامی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے مختصراً جماعت احمدیہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں حاضرین سے اپیل کی کہ آج ہر طرح سرانجام دے رہی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت سے تعلق

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اس موضوع پر اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے آیت کریمہ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله کی تشریح کی اور بتایا کہ مسلمانوں کے بگڑنے سے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں جو آج حرف بحرف پوری ہو چکی ہیں ایسے ہی وقت میں یہ مقدر تھا کہ اُن کی اصلاح کے لئے مسیح موعود کو بھیجا جاتا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم و نثر کے متعدد حوالہ جات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدح اور عشق میں حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنائے اور آخر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خصوصیات احمدیت

اس موضوع پر مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب مشکور نے کشمیری زبان میں تقریر کی انہوں نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دراصل جماعت احمدیہ کے ذریعہ موجودہ دور میں مذہب کی ضروریات پورا کیا جو رہی ہیں تمام مذاہب اور فرقوں میں سے جماعت احمدیہ ہی زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ اور صحیح اسلام پیش کرتی ہے۔ اور اسلام پر حملہ آور ہونے والے

ہر مخالف اور ہر تحریک کا منہ توڑ جواب دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ دیگر تمام فرقوں کی نسبت ہم نے جماعت احمدیہ کو ترجیح دی ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری نظم "چھ مسلمانس پانس نام" نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے

اسلام اور کیمونزم | خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کارل مارکس کے اصول و نظریات اور اسلام کے اقتصادی نظام کا موازنہ کیا۔ اس سلسلہ میں خصوصاً اسلام کی ان امتیازی تعلیمات اور اصول کو پیش کیا۔ آزادیٔ ضمیر مساوات، مال جمع کرنے کی مذمت، ذخیرہ اندوزی کی ممانعت، تقسیم دولت کے اصول یعنی زکوٰۃ، ورثہ کی تقسیم وغیرہ نیز حرمتِ سود کا مدلل ذکر کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر آف کنی پورہ نے اپنی ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر تھا ؎

اے مسیحِ پاک تیری شان عالی شان ہے
چن لیا اپنا تجھے خیر الرسل نے جانشین

موجودہ زمانہ کے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیاں | اس اجلاس کی آخری تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ بہار کی تھی۔ آپ نے سورۃ التکویر کی آیات کی روشنی میں قرآن مجید کی متعدد پیشگوئیوں کے ظہور کو نہایت عمدہ اور لطیف پیرایہ میں بیان کیا بخصوصاً موجودہ دور میں نئی نئی سواریوں کا نکلنا۔ راکٹوں کی ایجاد۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد۔ تمام دنیا کا ایک پلیٹ فارم کی حیثیت اختیار کر لینا۔ دجالی فتنہ کا ظہور اور اس کی تشریح نیز سورۃ الکہف کی روشنی میں دجال سے مراد عیسائیت ہی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے تشتت و افتراق وغیرہ سے متعلق کئی پیشگوئیاں بیان کیں اور ثابت کیا کہ موجودہ دور میں قرآن مجید ہی زندہ خدا کا زندہ اور جیتا جاگتا معجزہ اور کلام ہے۔

اس تقریر کے بعد یکے بعد دیگرے دو نظمیں پڑھی گئیں۔ ایک نظم مکرم عبدالمجید صاحب مضطر سیکرٹری تبلیغ جماعت رشی نگر نے اپنی بنائی ہوئی کشمیری نظم پڑھی اُن کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی ایک اردو نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

صدارتی خطاب | محترم مولانا محمد سمیع اللہ صاحب فاضل نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اسی طرح مانتے ہیں جس طرح خدا تعالےٰ کو رب العالمین مانتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی تاسیس کی غرض ہی یہی ہے کہ آنحضرت صلعم کی حقیقی شان خاتم النبیین کا قیام کیا جائے۔ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے صدر جلسہ نے کہا کہ میں علیٰ وجہ البصیرت اعلان کرتا ہوں کہ چودہ سو سال کے اندر آنحضرت صلعم کی شان و تعریف اور منقبت میں جتنے اشعار کہے گئے ہیں اُن کو ایک طرف اور دوسری طرف سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے نعتیہ اشعار رکھے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ مسیح موعودؑ کے تعریفی اشعار کا وزن زیادہ ہوگا۔ اور یہی کیفیت آپؑ کی نثر میں بھی پائی جاتی ہے۔ جلسہ کی تمام تقاریر پر مختصر اور جامع تبصرہ کرتے ہوئے صدر جلسہ نے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک صرف روزہ و نماز ہی کے مسائل نہیں بلکہ ساری دنیا کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے۔ خدا تعالےٰ دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس پیغام کو حقیقی رنگ میں سمجھ سکے آمین۔

تواضع مہمانان | صدارتی خطاب کے بعد مکرم سعید احمد صاحب ڈار صوبائی جنرل سیکرٹری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کا ایک مصرعہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا

اس نظم کے دوران میں حاضرینِ جلسہ کی تواضع چائے اور حسب رواج ناشتہ سے کی جاتی رہی۔

شکریہ احباب، نمازیں اور دعا | محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی امیر وفد نے خاص طور پر احباب جماعت احمدیہ یاڑی پورہ، کنی پورہ اور شورت کا اور اسی طرح آسنور اور رشی نگر کے دوستوں کا نیز جملہ حاضرین و مقامی ضلع کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح تعاون کیا۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ اگلے اتوار یعنی مورخہ یکم اکتوبر کو شورت میں جماعت احمدیہ کا صوبائی جلسہ وسیع پیمانے پر ہوگا اس جلسہ میں جملہ جماعتوں کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ امیر وفد کے اس اعلان کے بعد ساڑھے چار بجے ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور ٹھیک پانچ بجے شام ربوہ روانہ ہوا۔ قافلہ اُسی طرح لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بلند آواز میں اجتماعی طور پر درود شریف پڑھتا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا واپس روانہ ہوا۔

چونکہ خاکسار کا ۳۰ ستمبر تک قادیان پہنچنا بہر حال ضروری تھا اس لئے اس قافلہ کے ساتھ خاکسار بھی واپسی کے لئے شامل ہو گیا۔ اور پھر وہاں سے مورخہ ۲۹ ستمبر کی دوپہر کو قادیان دار الامان بخیر و عافیت نماز جمعہ سے قبل پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شوپیان کے بعض احباب نے جلسہ کی تیاری میں نہ صرف یہ کہ حصہ نہ لیا اور سا ایمانی کمزوری کا اظہار کیا بلکہ جلسہ کے لئے قطعاً کسی قسم کا تعاون نہیں کیا۔ حالانکہ اس جلسہ کی اہمیت بار بار ان کو بتائی گئی۔ اور جب بھی اُن کے پاس اطلاعات بھیجی گئیں انہوں نے سرد مہری کا اظہار کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے کاموں کو کون روک سکتا ہے؟ خدا تعالےٰ نے دوسری جماعتوں کے احباب کو توفیق دی اور وہ آگے بڑھے اور جلسہ کے انتظامات کے لئے رات دن کوشش کی۔ چنانچہ کنی پورہ سے غلام نبی صاحب پڈر۔ یاڑی پورہ سے غلام نبی صاحب ناظر نیز دیگر کئی احباب نے ہمت کی اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی خصوصاً مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے ڈی سی صاحب کے دفتر سے جلسہ کی منظوری۔ جگہ کے انتخاب اور اس کی منظوری کے لئے بھی بہت کوشش فرمائی۔

اسی طرح گاگرن (شوپیان) کے محمد عبداللہ صاحب نے بھی مہمانوں کی خاطر تواضع میں اور فریجیر مہیا کرنے میں تعاون کیا۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ شورت۔ کنی پورہ اور یاڑی پورہ کے پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر عہدیداران کرام بھی بے حد شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خود بھی اس جلسہ میں شرکت کی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی جماعتوں کے احباب کو جلسہ میں شرکت پر آمادہ کیا۔ کیونکہ یہ جلسہ ایسے وقت پر ہوا جبکہ وادیٔ کشمیر کے اکثر حصہ میں چاول کی فصل کی کٹائی شروع ہو چکی تھی اور احباب بے حد مصروف تھے لیکن احباب نے قربانی کی۔ اور ایک دن کے لئے فصل کی کٹائی کو محض خدا کے لئے چھوڑ دیا۔ اسی طرح مکرم بابو غلام رسول صاحب نائب پراونشل امیر بھی اس جلسہ میں کے لئے خاص طور پر سرینگر سے آئے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مدینۃ المسیح (بقیہ صفحہ اول)

خیریت سے ہیں

۴۔ کشمیر میں دو ماہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کرنے کے بعد مبلغین کرام قادیان میں واپس تشریف لے آئے ان کے دورہ کے تاثرات کے سلسلہ میں مورخہ ۱۱ و ۱۲ر اکتوبر کو دو روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں جلسہ منعقد ہوا جس میں پانچوں مبلغین کرام نے اپنے اپنے حلقہ کے تبلیغی و تربیتی حالات دلچسپ اور ایمان افروز طریق پر سنائے۔

۵۔ عرصہ زیر رپورٹ، مورخہ ۵ر اکتوبر کو مکرم عبدالعلیم صاحب درویش کے ہاں پانچ لڑکوں کے بعد لڑکی تولد ہوئی۔ مورخہ ۷ر اکتوبر کو لال ہسپتال امرتسر میں مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مومن درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ مورخہ ۱۹ر اکتوبر کو مکرم عبدالعلیم صاحب نے اپنی بچی کا عقیقہ کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جملہ نومولودین کو نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے۔ اور ان کی عمر دراز ہو۔ آمین۔

۶۔ مورخہ ۶ر اکتوبر کو ہفتہ وار تعلیمی جلسہ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم قریشی عطاء الرحمن صاحب نائب ناظر بیت المال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری۔ مکرم قریشی عبدالماجد صاحب بی۔ اے۔ ایم۔ ایڈ اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب فاضل دہلوی نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۱ و ۱۲ر اکتوبر کو لگاتار دو روز تربیتی جلسہ ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو ہفتہ وار تعلیمی جلسہ نہ ہو سکا

ہاری پاری گام کشمیر میں تبلیغی جلسہ

جناب چیف منسٹر صاحب کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار

آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

امسال جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی طرف سے سالانہ تبلیغی جلسہ کا پروگرام بنایا گیا۔ اور قادیان سے علماء حق کے تشریف لانے کا بھی انتظام ہوا۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک جلسہ کا انعقاد کیا جائے جس میں معززین علاقہ اور سب سے بڑھ کر جناب وزیر اعلیٰ مسٹر غلام محمد صادق اور جناب وزیر تعلیمات مسٹر ڈی۔ پی۔ دھر کو بھی دعوت دی جائے۔ تاکہ انہیں جماعت کے مسلک سے آگاہ کرایا جائے۔ چنانچہ ۲۰ر اگست کو جلسہ ہونا قرار پایا۔ دونوں منسٹروں کو دعوت دی گئی۔ اور انہیں جماعت کا کچھ لٹریچر بھی بھیجا گیا۔

اس کے جواب میں جناب مسٹر صادق کے پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی کہ بوجہ مصروفیت آنریبل موصوف جلسہ کی شمولیت سے قاصر ہیں۔ ٹیلیگرام کا ترجمہ یہ ہے:-

"چیف منسٹر مسٹر غلام محمد صادق اس تقریب پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن بوجہ مصروفیات جلسہ میں شامل ہونے سے قاصر ہیں"

خاکسار شیخ غلام نبی کشمیری
از ہاری پاری گام ضلع اننت ناگ

دورہ برائے وصولی چندہ جات جماعتہائے احمدیہ کشمیر

مکرم الحاج عبد الحق صاحب قادیانی کارکن نظارت ہذا مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا مالی دورہ کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ وقت فصل اور وصولی چندہ کا ہے۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت سے توقع ہے کہ وہ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ وصولی کی طرف توجہ دیں گے۔ اور مکرم چوہدری صاحب موصوف کے دورہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
۱	روانگی از قادیان ۱۴ 10/67				
۲	قادیان سے ۱۴/۱۰ تا ۱۵ ایبر روڈ جموں	جموں ۱۵ 10/67	۱۵ 10/67	۱۶/۱۰/۶۷	
۳	سرینگر	۱۷ سرینگر ۱۲ 10/67	۱۷ 10/67	۱۸/۱۰/۶۷	
۳	کنی پورہ خورت	۱۸ 10/67	۱۸ تا ۲۱ 10/67	۲۲ 10/67	
۴	یاڑی پورہ مع ایک امیر چند یا ستہ اکام	۲۲ 10/67	۲۲ تا ۲۴ 10/67	۲۵ 10/67	
۵	مانڈوجن	۲۵ 10/67	۲۵ 10/67	۲۶/۱۰/۶۷	
۶	آسنور	۲۶ 10/67	۲۶ تا ۲۸ 10/67	۲۹/۱۰/۶۷	
۷	رشی نگر	۲۹ 10/67	۲۹ تا ۳۱ 10/67	۱/۱۱/۶۷	
۸	شوپیاں ومانلو	۱/۱۱/۶۷	۱ تا ۳ 11/67	۳/۱۱/۶۷	
۹	ہاری پاری گام	۳/۱۱/۶۷	۴ تا ۵ 11/67	۵/۱۱/۶۷	
۱۰	سرینگر	۵/۱۱/۶۷	۵ تا ۶ 11/67	۷/۱۱/۶۷	
۱۱	بانڈی پورہ	۷/۱۱/۶۷	۷ تا ۸ 11/67	۹/۱۱/۶۷	
۱۲	سرینگر	۹/۱۱/۶۷	—	۱۰/۱۱/۶۷	
۱۳	جموں	۱۰/۱۱/۶۷	—	۱۲/۱۱/۶۷	
۱۴	قادیان	۱۲/۱۱/۶۷			

اعلان دعاء

میرے ہاں کئی بچیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔ آپ بزرگوں سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیکی و صحت کی لمبی عمر عطا فرماوے اور خادم دین بنائے۔

خاکسار محمد عبد الغنی احمدی چنتہ کنٹہ

صرف (۲) نئے پیسے روزانہ

کی بچت سے آپ اپنا پیارا اخبار بدر ہر ہفتہ پا سکتے ہیں۔ آپ پر کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ اور آپ ۲ نئے پیسے روزانہ جمع کرتے ہوئے

۷/- روپے سالانہ چندہ

اخبار بدر بھی بآسانی ادا فرما سکیں گے۔ پس آج ہی آپ اس تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات۔ علماء کرام کے قیمتی مضامین احمدیت حقیقی اسلام کی صحیح تعلیم اور اپنے پیارے مرکز قادیان دار الامان کے تازہ حالات سے مستفید ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی طرف سے یہ عمل بدر کی امانت بھی سمجھا جائے گا۔

نوٹ:- اپنا پتہ مکان نمبر۔ گلی نمبر۔ جگہ۔ ڈاک خانہ۔ ضلع اور صوبہ وغیرہ صاف اور خوشخط اردو اور انگریزی میں لکھیے۔

(مینیجر بدر)

خبریں

ماسکو ۱۲ اکتوبر روسی وزیر دفاع مارشل گریچکو نے امریکہ پر الزام لگایا کہ اس نے فوجی تیاریاں خطرناک حد تک بڑھا دی ہیں۔ اس کے ساتھ اعلان کیا کہ تمام روسی لڑکوں کو جن کی عمر ۱۶ برس ہے جزوی فوجی تربیت دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ ۱۸ برس کی عمر سے لڑکوں کو لازمی فوجی تربیت دی جایا کرے گی۔ لیکن فوجی خدمت کی میعاد تین برس سے کم کر کے دو برس کر دی جائے گی۔ انہوں نے سپریم سوویٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ ویٹ نام اور مغربی ایشیا میں سامراجی جارحیت کا مرتکب ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عالمی جنگ ہوئی تو اس میں دونوں ملکوں کی فوجیں ہی شامل نہ ہوں گی بلکہ متحارب ملکوں کی پوری پوری آبادی کو متاثر ہونا ہوگا۔ اس لئے ہر شہری کا فرض ہے کہ جنگ کی تربیت حاصل کرے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری عالمی جنگ عظیم کے بعد روس نے ۱۶ برس کے لڑکوں کو فوجی تربیت دینے کا یہ پروگرام منسوخ کر دیا تھا۔

مارشل مذکور نے روس کی دفاعی تیاریوں اور فوجی طاقت میں اضافہ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ روس کی راکٹ فورس اور طیارہ شکن توپوں کی طاقت بہت زیادہ ہے بظاہر ان الفاظ سے ان کا مطلب یہ ہے کہ روس ۔۔ ایک وقت امریکہ جیسے دور دراز ملک پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس کے موٹروں سے لیس ڈویژنوں میں اب ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں ٹینکوں کی تعداد اب ۱۲ گنی ہو گئی ہے بکتر بند گاڑیوں کی تعداد ۱۳ گنی ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جو اعداد و شمار دے رہے ہیں ان میں ایٹمی اسلحہ سے لیس دستے شامل نہیں۔

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ برطانوی سیکرٹری ان مسٹر ڈنگل فوٹ نے آج صدر ناصر سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ اس کے بعد انہوں نے امید ظاہر کی کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کا گرمجوشی سے رہنا ہوگا

اسلام آباد ۱۲ اکتوبر۔ پاکستان اور روس کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے تحت روس پاکستان کو ایک ایک ہزار کلو واٹ کے ٹرانسمیٹر دے گا۔ اور روس کا ایک وفد پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ترقی کے سلسلہ میں پاکستان کی مدد کرے گا۔

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آج رات ایک بجے انتقال کر گئے۔ موصوف کی آخری رسومات ان کی خواہشات کے مطابق آج بجلی کے شمشان گھر میں انجام دی گئیں۔ ڈاکٹر لوہیا کی ارتھی کا جلوس ان کی قیامگاہ سے تین گھنٹے میں شمشان گھر پہنچا تھا۔

معلوم ہوا ڈاکٹر لوہیا نے اپنے بعض قریبی ساتھیوں سے کہا تھا کہ موت کی صورت میں ان کی آخری رسومات ویدوں کے طریقے کے مطابق انجام نہ دی جائیں۔ ڈاکٹر لوہیا کا خیال تھا کہ یہ طریق کار ذات پات کے بچکر کو ظاہر کرتا ہے

نیویارک ٹائمز ۱۲ اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز نے آج اسرائیلی وزیراعظم لیوی اشکول کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حالیہ جنگ سے عرب جمہوریہ کے جس قدر ہوائی جہاز، ٹینک اور توپیں تباہ ہوئی تھیں روس نے اُن کی ۸۰ فیصدی تعداد مہیا کر دی ہے۔ جب کہ شام کا ساز و سامان کا سارا نقصان روس نے پورا کر دیا ہے۔ اس طرح روس کے ہتھیار مہیا کرنے سے مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر توازن طاقت درہم برہم ہو گیا ہے۔ اس طرح ہماری پوزیشن زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ اور مغربی ملکوں کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ہمیں اسلحہ خریدنے کی اجازت دیں جن کی ہمیں اپنا دفاع کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل اسمبلی مغربی ایشیا کے بحران پر غور نہیں کر سکتی۔ برطانیہ سمجھوتہ اور مفاہمت کی جو کوششیں کر رہا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے اس کی شدید مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ شاہ حسین اسرائیل سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن عرب سربراہوں کی کانفرنس ہونے کے بعد اُنہوں نے اپنی سمجھوتہ کرنے کی کوششیں ترک کر دی تھیں۔

صوبہ اترپردیش کی تیسری احمدیہ صوبائی کانفرنس

بمقام شاہجہانپور۔ بتاریخ ۴، ۵ نومبر ۱۹۶۶ء

صوبہ اترپردیش کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسری احمدیہ صوبائی کانفرنس انشاء اللہ ۴، ۵ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ بمقام شاہجہانپور منعقد ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر کانفرنس کو کامیاب کریں۔

احباب کے قیام کا انتظام احمدیہ ہائی سکول محلہ بہادر گنج شاہجہانپور میں ہوگا۔ نیز احمدی ایجنڈ کو محلہ بہادر گنج شاہجہانپور میں کافی معروف ہے۔ اور اسٹیشن سے زیادہ دور نہیں۔ احباب بذریعہ تانگہ یا رکشا بسہولت وہاں پہنچ سکتے ہیں ۔۔۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی طرف سے ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق احباب بستر ہمراہ لائیں۔

مستورات کا علیحدہ اجلاس انشاء اللہ ۵ نومبر ۱۹۶۶ء کو صبح دس بجے منعقد ہوگا مستورات کے قیام کا انتظام احمدی ایجنڈ کو میں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ احمدی مستورات اس جلسہ میں شمولیت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کی جائے۔

بشیر احمد
صدر مجلس استقبالیہ احمدیہ صوبائی کانفرنس
معرفت احمدی ایجنڈ کو
محلہ بہادر گنج شاہجہانپور (اترپردیش) P.O. Shahjahanpur U.P.